احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 7

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 16- فروری 1999ء - 29 شوال 1419 ہجری - 16 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 37

## آیت الکرسی کی عظمت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورہ البقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فی سورہ بقرہ)

## آیت الکرسی کی گہری پُر معارف اور لطیف تشریح

# آیت الکرسی پر غور کرتے رہو اللہ تمہارا سینہ علم سے بھردے گا

### کائنات کی پیچیدگی بتاتی ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی گہرا صاحب حکمت وجود ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12- فروری 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 12- فروری 1999ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آیت الکرسی کی پر معارف، بصیرت افروز اور فلسفیانہ تشریح فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور پانچ دیگر زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، جرمن اور بوسنین میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت الکرسی کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آیت الکرسی کے مضامین لفظ اللہ کے گرد گھومتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا ترجمہ اور مطالب بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ ہی اللہ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم بالذات ہے اسے نہ اونگھ پکڑتی ہے نہ نیند۔ جسے اونگھ تک نہیں آتی اسے نوم (نیند) کیسے آئے گی۔ نوم تھکے ہوئے آدمی کو آتی ہے اور تھکان کے لئے تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ جس میں تبدیلی نہ آئے وہ تھکے گا ہی نہیں۔ انسان کی زندگی میں ہر لحہ تبدیلیاں آتی ہیں۔ اللہ کی ذات میں تبدیلی کوئی نہیں۔ اگر تبدیلی کا سوچیں گے تو خدا کے تصورات کو موت آجائے گی۔ حضور نے فرمایا فلسفے کی دنیا میں جو چوٹی کی بات کی گئی وہ یہ ہے کہ خدا وجہ اوّل ہے اس لئے اس میں تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی۔ حضور نے فرمایا یہ ایک **پیچدار** مسئلہ ہے۔ خدا تبدیل نہ ہونے کی وجہ سے دائمی وجود ہے۔ حضور نے فرمایا اس آیت کو سمجھ لیں تو کائنات کا وجود سمجھ میں آجاتا ہے اور انسان خدا کو سمجھ تو نہیں سکتا لیکن اس کے تعلق میں خدا کا جتنا تصور روشن ہو سکتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا وہ حیّ و قیوم ہے اس لئے اس کو اونگھ یا نیند نہیں آتی اس لئے کہ سب کچھ اسی کا ہے۔ للذا وہ فیصلہ کرتا ہے کہ کسی کی بخشش مناسب ہے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا شفاعت کا مضمون یہ ہے کہ جن کو بخشتا ہے ان کا ماضی اور حال بھی اس پر روشن ہے۔ پھر فرمایا کہ کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ اتنا ہی احاطہ کر سکتی ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔ اور اس وقت تک انسان کے لئے ترقی ممکن نہیں جب تک خدا صلاحیتوں کو ایسا کرنے کی اجازت نہ دے۔ وہ جب چاہتا ہے علوم کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اس وقت کھولتا ہے جب انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا اس دور میں دہریت نے جس طرح دنیا پر پنجہ گاڑا ہے اسی اعتبار سے آیت الکرسی کے مضامین کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے دو احادیث کے حوالے سے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے آیت الکرسی کو قرآن کریم کی عظیم ترین آیت قرار دیا۔ یہ آیت علم کا منبع ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس آیت پر غور کرتے رہو تو اللہ تمہارا سینہ علم سے بھردے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ حیّ وہ ہے جس کی عبادت کی جائے اور قیوم کا مطلب ہے کہ اس کا سہارا طلب کیا جائے اس کے لئے سورہ فاتحہ کی آیت ایاک نستعین آئی ہے۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا آیت الکرسی کی جان بھی سورۂ فاتحہ ہی ہے۔ یہ سورہ فاتحہ سے زندگی لیتی ہے۔ آیت الکرسی کے سارے مضامین کا نچوڑ سورہ فاتحہ میں ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ سہارا اسی سے طلب کیا جائے اس سے اس طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ طلب کیا کرو۔ جتنا مانگتے چلے جاؤ گے سہارا ملتا جائے گا۔ ساری ترقی دائمی سہارے سے ہی سہارا طلب کرنے میں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ایک اور ارشاد کے حوالے سے فرمایا آیت الکرسی میں اللہ کی ہستی کی ایک قطعی اور ناقابل تردید دلیل دی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ساری کائنات پہلے موجود نہیں تھی وہ وجود میں آئی اور اس میں گہری پیچیدگیاں پیدا ہوئیں اس لئے کسی صاحب حکمت وجود کا ہونا لازم ہے جو گہرائی سے ان باتوں کو سمجھتا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کس قدر تھوڑے لفظوں میں اتنا گہرا مضمون بیان کیا گیا ہے کہ اس کی کوئی نظیر کائنات میں کہیں نہیں ملتی۔ حکماء ناقص الفہم نے ارواح اور اجسام کو حادث بھی نہیں سمجھا۔ ہستی حقیقی صرف خدا کے لئے ہے۔ حادث وہ ہوتا ہے جو ابدی نہ ہو۔ وقوع پذیر ہو مگر ابدی نہ ہو۔ لازماً اس کو کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ یہ دلیل دہریت کے خلاف ایسی دلیل ہے جس کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آیت الکرسی کی وضاحت میں اور کئی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں یہ باقی باتیں اگلے خطبے میں بیان ہوں گی۔

## اسم اعظم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اللہ حیّ و قیوم بالاتفاق خدا کا اسم اعظم ہے جس کے معنے ہیں روحانی اور جسمانی طور پر زندہ کرنے والا اور ہر دو قسم کی زندگی کا دائمی سہارا اور قائم بالذات اور سب کو اپنی ذاتی کشش سے قائم رکھنے والا۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 268)

## حیّ و قیوم کا باہمی تعلق

خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں ایک حیّ دوسرا قیوم۔ حیّ کے یہ معنی ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیوم کے یہ معنی ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ جو پہلے اس سے اس کے نام حی سے فائدہ اٹھا چکی ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے۔ نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا مانتا ہے۔ اسی کا حق ہے کہ اس کو قیوم بھی مانے۔ یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ وہ ان چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے۔ کیونکہ سہارا دینے کے یہ معنی ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو تو وہ چیزیں معدوم ہو جائیں۔ اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اس کی طرف سے وجود نہیں۔ وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اس کی محتاج بھی نہیں ہو سکتیں اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں۔ تو اس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے یہ دونوں اسم حیّ و قیوم اپنی تاثیر میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کبھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ پس جن لوگوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ خدا روحوں اور ذرات کا پیدا کرنے والا نہیں۔ وہ اگر عقل اور سمجھ سے کچھ کام لیں تو ان کو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ خدا تعالیٰ ان چیزوں کا قیوم بھی نہیں۔ یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کے سہارے سے ذرات یا ارواح پیدا ہوئے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے سہارے کی محتاج وہ چیزیں ہیں جو اس کی پیدا کردہ ہیں۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 362)

خطبہ جمعہ

# حیا تمام نیکیوں کی جان اور تمام بداخلاقیوں کی دشمن ہے

## سچی طمانیت حیا سے ہی نصیب ہوتی ہے

## کامیاب ہوگئے وہ مومن جن کے گھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جنت بن گئے

## بیت مبارک (ہالینڈ) کی توسیع اور بیت فرانس کا ذکر

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 30- اکتوبر 1998ء بمطابق 30- اخاء 1377ھش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

اس جمعہ میں انشاء اللہ وہ مضمون جاری رہے گا جس کا تعلق حیا سے ہے اور اگر وقت پھر بھی بچ گیا تو اس کے بعد اگلا مضمون شروع کیا جائے گا۔ لیکن سب سے پہلے میں آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کی (بیت) کے افتتاح کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور اس کے علاوہ فرانس کی جماعت کی (بیت) کے افتتاح کا ذکر کروں گا۔

**(بیت) مبارک دی ہیگ** ' ہالینڈ کی یہ پہلی (بیت الذکر) ہے جو دراصل لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی تھی اور اس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ 20- مئی 1955ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (-) نے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور اسی سال 8- دسمبر کو یہ (بیت الذکر) مکمل ہو گئی۔ اس کی تعمیر اور اس کا افتتاح بھی حضرت چوہدری صاحب (-) نے ہی فرمایا۔ یہ (بیت الذکر) چھوٹی سی تھی لیکن دیکھنے میں بہت خوبصورت اور باہر سے بڑی دکھائی دیتی تھی مگر اندر سے بہت چھوٹی (بیت الذکر) تھی۔ اس زمانے میں نماز پڑھنے والوں کے لئے تو کافی ہو گی اب جو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کا دور ہے اس میں تو اس کی کوئی حیثیت نہیں رہی تھی اگر میں وہاں جاؤں تو پھر اس کثرت سے نمازی آجاتے تھے کہ (بیت الذکر) اور اردگرد کے سارے علاقے میں باہر ان کو نمازیں پڑھنی پڑتی تھیں۔

اسی وجہ سے ہم نے پھر نن سپیٹ میں مرکز بنالیا جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گنجائش بہت تھی وہاں بھی اگرچہ جو (بیت الذکر) کے لئے جگہ مخصوص ہے وہ اتنی وسیع نہیں ہے کہ سب نمازی آسکیں مگر اردگرد کے دوسرے عمارتی علاقے ایسے ہیں جہاں چھتوں کے نیچے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ باہر خیموں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بہرحال یہ تو اس (بیت الذکر) کا آغاز ہے جو اس کا ذکر کیا۔ کیسے ہوا اس کا آغاز لجنہ اماء اللہ کی خاص غیر معمولی خدمت کے نتیجے میں اس کی تعمیر ہوئی تھی لیکن اس (بیت الذکر) کو آگ لگانے کا واقعہ اب میں بیان کرتا ہوں۔

1987ء کو اس (بیت الذکر) کو آگ لگادی گئی اور آگ لگانے والے کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ پولیس نے اپنی طرف سے کوشش کی ہو گی مگر اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا وجوہات تھیں جو ہم سے مخفی رکھی گئیں مگر ہوا یہ ہے کہ اس دور میں یہ سلسلہ مختلف جگہوں میں مجھے دکھائی دیا کہ جب بھی جلسہ سالانہ پر جماعتوں کے نمائندے آئے ہوتے تھے اور (بیوت الذکر) یا مراکز خالی رہ جاتے تھے اسی زمانے میں ایک شریروں کا گروہ تھا اور آپ بطور احمدی تو جانتے ہی ہیں کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں جن کا پیشہ ہی (بیوت الذکر) کو جلانا اور اسی میں ان کی نجات ہے تو وہ لوگ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہماری (بیوت الذکر) اور مراکز جو (دعوت الی اللہ) کے مراکز تھے ان میں آگ لگایا کرتے تھے اور یہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے واقعات ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے پھر میں نے خصوصی ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت وہاں باقاعدہ ہر جگہ مستعد رہتی ہے اور نگرانی کرتی ہے تاکہ پیچھے کسی شریر کو موقع نہ ملے۔ تو یہ آگ لگانے کا واقعہ ان دنوں کا آغاز کا واقعہ ہے جب یہ حرکتیں شروع ہوئی تھیں۔ کسی نے کھڑکی کے شیشے توڑے اور اندر جا کر (بیت الذکر) کو آگ لگا کر اپنی جنت کمائی اور وہ آگ اصل میں اپنے لئے جلائی تھی۔ ایسے لوگ دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع آگ ہی میں جلتے رہتے ہیں اور آگ جلاتے ہی تب ہیں جب حسد کی آگ بھڑک رہی ہوتی ہے۔ تو آگ سے حسد کا گہرا تعلق ہے اور حسد کے نتیجے میں یہ سارے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی جو آگ بھڑکائی جائے گی وہ ان کی اپنی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ مگر اللہ ان لوگوں کے لئے اس آگ کو جنت بنا دیتا ہے جن کے اوپر خدا کی رضا کی قبولیت کے نتیجے میں آگ بھڑکائی جاتی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی آگ کو جنت بنا دیا۔

تو اسی قسم کے واقعات ہم روزمرہ جماعت کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ جب یہ آگ لگائی گئی تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے صرف زیادہ سے زیادہ پچاس نمازی اس (بیت الذکر) میں نماز پڑھ سکتے تھے تو بعد کے ایک خطبے میں میں نے جماعت ہالینڈ کو تسلی دی کہ ہم تو ہمیشہ سے خدا کا ایک سلوک دیکھ رہے ہیں۔ آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے' **اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے دس گنا زیادہ (بیت الذکر) بنانے کی توفیق بخشے گا** اور پچاس نمازی کی بجائے پانچ سو نمازی اس (-) میں نماز پڑھ سکیں گے۔ اب یہ بات تو آئی گئی ہو گئی۔ میں بھی بھول گیا اور امیر صاحب اور جماعت کے کارندے اور وہ آرکیٹیکٹ عبدالرشید صاحب جنہوں نے اس (بیت الذکر) میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے وہ بھی بات کو بھول چکے تھے اور جس وقت وہ (بیت الذکر) کو اور ساری عمارت کو ڈیزائن کر رہے تھے اس وقت ان کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں تھا کہ دس گنا (بیت الذکر) کا اللہ تعالیٰ نے گویا عملاً وعدہ فرمالیا ہے۔ بعض دفعہ اس کے عاجز بندوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری بھی فرما دیتا ہے تو ارادہ اللہ ہی کا ہوتا ہے اسی لئے وہ بات منہ سے نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ان کے کسی خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس وجہ سے ڈیزائن کروں کیونکہ کل رقبہ جو اس تعمیر کا تھا وہ دس گنا نہیں بلکہ اڑھائی گنا تھا۔ اس وجہ سے طبعی طور پر ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر بہت لمبی محنت کے بعد یہ (بیت الذکر) مکمل ہو گئی تو آرکیٹیکٹ صاحب نے جا کے پیمائش شروع کی تو

حیران رہ گئے دیکھ کے اس بلڈنگ میں جو عمومی رقبہ کے لحاظ سے اڑھائی گنا ہے (بیت الذکر) کا حصہ دس گنا ہے اور بعینہٖ وہی بات پوری ہوئی ہے کہ پچاس کی بجائے پانچ سو نمازی وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ تو یہ اللہ کے کاروبار ہیں۔ یہ میں آپ کو محض اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ **جس حد تک بھی ممکن ہو خدا کی حمد اور شکر بجا لائیں۔ وہ جماعت سے بے انتہا احسان کا سلوک فرماتا ہے۔**

تو اس (بیت الذکر) کے افتتاح کے لئے اب مجھے بھی جانا تھا اور خاص طور پر جب انہوں نے یہ بتایا کہ یہ واقعہ اس طرح ہوا ہے تو میں بھی طبعی جوش رکھتا تھا کہ اس (بیت الذکر) میں جاؤں۔ لیکن یہ بھی اللہ کے کاروبار ہیں کہ ہالینڈ کی (بیت الذکر) کا آغاز بھی خلیفہ وقت نے نہیں کیا تھا' کسی اور نے کیا تھا۔ اس کی جب توسیع ہوئی ہے تب بھی خلیفۂ وقت کو توفیق نہیں ملی بلکہ اس کی نمائندگی میں کسی اور ہی کو موقعہ ملا ہے۔ اللہ اپنے راز بہتر سمجھتا ہے بہر حال ہم راضی برضا ہیں اور جو التواء کی وجہ ہے وہاں جانے میں التواء ہوا ہے وہ وجہ موسم کی ایسی اچانک خرابی ہے جس پر ہمارا کوئی بھی اختیار نہیں تھا۔ ہر طرح سے ہم نے کوشش کر دیکھی وہ جہاز پکڑنے کی جو ایک ہی جہاز چل رہا تھا' وہ پکڑنے کی کوشش بھی کی اگرچہ موسم بہت خراب تھا لیکن ہمیں جہاز والوں نے بتایا کہ اس جہاز پر اتنا دباؤ ہے ٹریفک کا' کیونکہ ایک ہی چل رہا ہے صرف' کہ ناممکن ہے آپ کو اس میں جگہ دینا۔ پھر ہم نے سوچا کہ ٹنل (tunnel) میں کیوں نہ سفر کریں۔ وہ گاڑی جس کا باہر کے طوفانوں سے کوئی بھی تعلق نہیں وہ اس وقت خیال نہیں آیا کہ سب کو یہی خیال آیا ہوگا اور ان منتظمین نے ہمیں کہا کہ یہ وہم ہی دل سے نکال دو۔ اتنی بڑی ٹریفک ہے یہاں ہمارے پاس اس وقت کہ اسے سنبھالنا ناممکن ہو چکا ہے۔ اگر آپ ریزرو بھی کروالیں تو ریزرو کروانے کے باوجود ہو سکتا ہے بارہ گھنٹے Que میں کھڑا ہونا پڑے۔ تو جو صورت تھی ویسی تھی کہ ناممکن تھا۔ پھر بھی Que میں کھڑے بھی رہتے بارہ گھنٹے تو ہو سکتا ہے کہ آگے کسی اور کی باری آتی اور ہم پیچھے سے انتظار ہی میں رہ جاتے۔ تو یہ مجبوریاں تھیں جن کی وجہ سے میں وہاں خود شامل نہیں ہو سکا لیکن امیر صاحب سے میں نے درخواست کی کہ وہ اس (بیت الذکر) کا افتتاح کروائیں اور امید ہے کہ اس وقت وہاں افتتاح ہو رہا ہو گا یا ہو چکا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعے اور چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کے عمدہ نقشہ بنانے کے نتیجے میں اور پھر سارے کام کی نگرانی کے نتیجہ میں اس (بیت الذکر) پر جتنا تعمیر نو پر خرچ آنا تھا اس سے بہت کم خرچ اٹھا ہے۔ اب دعا کی خاطر جو کارندے ہیں جنہوں نے کام کیا ہے ان کا ذکر کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو امیر صاحب ہالینڈ خود ہیں اور ان کے ساتھ حمید صاحب نے بھی جس حد تک ان کے وقت نے اجازت دی انہوں نے اس (بیت الذکر) کے معاملات میں گہری دلچسپی لی۔ اب امیر صاحب ہالینڈ تو بہر حال چندہ اکٹھا کرنے' محنتیں کروانے' وقار عمل کے انتظام کروانے میں مسلسل بہترین کارکردگی دکھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ بھی خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں۔ ان کا سب سے پہلے تو جو نقشے بنانے اور ان کی کونسل سے منظوریاں لینے' اس میں بہت وقت صرف ہوا ہے ہمارا۔ بہت پہلے یہ (بیت الذکر) بن سکتی تھی مگر کونسل سے نئے نقشے بنا کر ان کی منظوریاں لینا یہ دو مسائل پیش کر رہا تھا۔ ایک تو یہ کہ وہاں کے آرکیٹیکٹ سے اگر ہم یہ کرواتے تو اس آرکیٹیکٹ کی فیس ہی بہت زیادہ تھی اور پھر اس کے ذریعہ جن کمپنیوں کو ٹھیکہ دیتے ان کے اخراجات بے انتہا تھے۔ اس لئے چوہدری عبدالرشید صاحب کو میں نے مشورہ دیا کہ آپ بطور آرکیٹیکٹ وہاں درج ہو جائیں اور جو نئے قوانین بنے ہیں یورپ کے اکٹھے ہونے کے نتیجے میں ان میں ان کو موقع مل گیا۔ چنانچہ بحیثیت آرکیٹیکٹ ان کا وہاں کونسل میں درج ہونا بہت سا وقت تو اس میں لگ گیا۔ پھر جو نقشے انہوں نے پیش کئے ان کو بار بار کونسل کبھی ایک عذر کبھی دوسرا عذر رکھ کر رد کرتی رہی' ترمیموں کے مطالبے کرتی رہی تو یہ عرصہ ہے جو 87ء سے لے کر اب تک جو تاخیر ہوئی ہے اس تاخیر کے ذمہ دار عرصے میں یہ عوامل ہیں۔ لیکن جب کام شروع ہوا ہے تو اس کام شروع ہونے کے بعد بھی اس کو دو سال پانچ مہینے لگے ہیں مکمل ہونے پر۔ کیونکہ کئی دفعہ وہ پیسے کی کمی کی وجہ سے رک جاتے تھے اور اس خیال سے کہ بار بار مرکز پہ بوجھ نہ ڈالا جائے خاموشی بھی اختیار کر جاتے تھے۔ بعض دفعہ مہینوں کے بعد مجھے پتہ چلا کہ کام رکا ہوا ہے کیونکہ پیسے ختم ہیں حالانکہ **(بیت الذکر) کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے حد پیسے دے رکھے ہیں کوئی ضرورت نہیں تھی کہ کام کو ختم کیا جاتا** مگر جو بھی ہوا ہوتا رہا' رک رک کر چلتا رہا مگر چلتا رہا۔ اور اس عرصہ میں چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے وہاں قریباً سولہ سترہ دفعہ موقعہ پر جا کر کام کی نگرانی کی ہے۔

اور جو مختلف لوگوں نے اس میں خاص طور پر حصہ لیا ہے ان کا میں ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو ان سب کے لئے دعا کی تحریک ہو۔ امیر صاحب اور عبدالحمید صاحب کا تو عمومی ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں وقار عمل کرنے والوں کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے اس سارے عرصے میں مسلسل وقار عمل کیا ہے یا اس کے مختلف حصوں میں' چھ چھ مہینے کے لئے' دو دو تین تین مہینے کے لئے وہ وقار عمل کے لئے آتے رہے۔ تو جو خاص طور پر نام میں نے چنے ہیں دعائیہ تحریک کے لئے وہ حسب ذیل ہیں۔ حنیف Handric صاحب یہ ڈچ احمدی ہیں اور مسلسل اس عرصہ میں یہ وہاں رہے ہیں اور بڑی محنت سے کام کیا۔ ان کی اہلیہ نے بھی چھ ماہ تک ہیگ میں رہ کر وقار عمل میں حصہ لیا یعنی اس طرح کہ وقار عمل میں آنے والوں کے لئے جو کھانا پکانا ہوتا تھا وہ احمدی خواتین تیار کرتی تھیں تو حنیف Handric صاحب کی بیگم صاحبہ اس غرض سے وہاں پہنچی رہیں۔ ان کے علاوہ بھی اور خواتین نے اس میں حصہ لیا۔

محمد یامین صاحب۔ یہ ہمارے معمار بھی ہیں اور بڑھئی بھی ہیں۔ بہت سے کام جانتے ہیں۔ انہوں نے مسلسل وقار عمل کر کے اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں شروع سے آخر تک ثواب کمایا۔ ظفر اللہ صاحب جرمنی سے چھ ماہ کے لئے تشریف لائے۔ منور جمیل صاحب سپین سے چھ ماہ کے لئے تشریف لائے۔ عبدالحق محمود' عثمان بیداللہ' خواجہ مبشر احمد ان سب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب توفیق اس نیک کام میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انشاء اللہ جب بھی آئندہ توفیق ہوگی میں ضرور خود یہ (بیت الذکر) دیکھنے جاؤں گا کیونکہ مجھے بھی بہت شوق ہے۔ اس درمیانی عرصے میں جا کر دیکھتا رہا ہوں اور موقع پر ہدایات بھی دیتا رہا ہوں کس چیز کو کس طرح کیا جائے۔ کلہم جو بھی خرچ اٹھنا تھا اس کا اندازہ تھا بیس لاکھ گلڈرز اور عملاً جو کام ہوا ہے یہ سات لاکھ گلڈرز میں ہوا ہے۔ تو ساٹھ فیصد جو بچت ہے یہ بچت حسب سابق جماعت نے خدمت خلق اور وقار عمل کے ذریعے کی ہے۔ یہ وہ حساب کے کھاتے ہیں جو خدا کے حضور تو ہمیشہ محفوظ رہیں گے لیکن دنیا کے حساب میں یہ لکھے نہیں جاتے تو عملاً یہ بیس لاکھ گلڈرز کی تعمیر ہے جس کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے سات لاکھ تک مکمل کر لیا۔

**اب جماعت احمدیہ فرانس۔** جماعت احمدیہ فرانس کا یہ (-) مرکز' وہ عمارت جو خریدی گئی ہے یہ پہلے ایک کارخانہ ہوا کرتا تھا۔ اس کو مختلف تبدیلیوں کے بعد مرکز کے طور پر چنا گیا کیونکہ اس کے ساتھ جو عمارت تھی وہ کافی وسیع تھی اور اس میں گنجائش تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہاں جب تک باقاعدہ الگ (بیت الذکر) بنانے کی توفیق نہ ملے وہیں (بیت الذکر) کی ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ چنانچہ اس کے ہال کے اندر قبلہ رخ (بیت الذکر) کا انتظام کیا گیا۔ نیچے خواتین کے لئے بھی (بیت الذکر) کا انتظام کیا گیا۔ ساتھ ملحقہ عمارتوں میں نمائش وغیرہ' بہت سی چیزیں ایسی تھیں سٹوڈیو بننا تھا' لائبریری بنی تھی وہ وقتی ضرورتیں پوری کی جاتی رہیں لیکن مشکل یہ تھی کہ کونسل کے ہاں بطور (بیت الذکر) اس کا اندراج نہیں تھا اور چونکہ نمازی عام دنوں میں بھی اور خصوصاً جمعہ پہ بکثرت آتے تھے اس لئے ان پہ یہ تلوار سر پر لٹکی رہتی تھی۔ کہ اگر کونسل چاہتی تو اعتراض کرتی کہ جگہ کسی اور مقصد کے لئے تھی۔ لی آپ نے کسی اور مقصد کی خاطر تھی۔ یعنی تھی بھی اور مقصد کی جگہ' لی بھی آپ نے اور مقصد کے لئے تھی۔ اس میں آپ نے مستقل نمازوں کا مرکز بنا لیا ہے۔

چونکہ فرانس میں بہت سی ایسی کارروائیاں ہوتی رہی ہیں جو بنیاد پرست مسلمانوں کی

طرف سے 'آگ لگانے کے' دہشت گردی کے واقعات' اس لئے اس طرف بھی نظر رہی ہے ان اداروں کی کہ کہیں یہ بھی اسی قسم کے لوگ تو نہیں۔ پھر ہمیں یہ بھی مشکل پیش آتی رہی کہ بعض دفعہ (دعوت الی اللہ) کی خاطر مختلف لوگوں کو دعوتیں دی جاتیں۔ کوئی الجیریا کا' کوئی مراکو کا' غرضیکہ مختلف وہ باشندے جن کا زیادہ تر فرانس سے تعلق ہے اور وہ فرانس میں زیادہ تر رہائش پذیر ہیں۔ ہمیں تو اس سے غرض نہیں تھی کہ ان کا پس منظر کیا ہے۔ وہ دہشت گرد تھے یا ہیں۔ ہم تو ان کو (دعوت الی اللہ) دیا کرتے تھے اور ان کے آنے جانے سے بھی شبہات پیدا ہوتے رہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل ان کی انٹیلی جنس نے ہماری نگرانی کی ہے۔ آٹھ دس سال تک مسلسل نگرانی کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بالآخر پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ جماعت احمدیہ کا دہشت گردی سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ چونکہ نگرانی کے دوران کوئی بھی واقعہ ایسا ان کو دکھائی نہیں دیا کہ جس سے ہماری دلچسپیوں کو روک سکتے' اس لئے روکا تو نہیں مگر منظوری بھی نہ دی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نئی انتظامیہ ہے اس میں ملک اشفاق ربانی صاحب نئے امیر مقرر ہوئے ہیں وہ معاملہ جو دیر سے لٹکا ہوا تھا اس پر انہوں نے فوری توجہ دی اور کونسل سے مل ملا کر ان کو بتایا کہ دیکھو تم جانتے ہو کہ ہم صاف ستھرے لوگ ہیں اور یہ بھی جانتے ہو کہ یہ جگہ (بیت الذکر) کے طور پر استعمال ہو رہی ہے تو ہمارا حق کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ جو (بیت الذکر) کے لئے جگہ استعمال ہو اس کو (بیت الذکر) ہی کہیں۔ چنانچہ الحمدللہ کہ اشفاق ربانی صاحب نے کچھ دن پہلے مجھے یہ اطلاع دی کہ کونسل نے باقاعدہ اسے (بیت الذکر) کے طور پر منظور درج کر لیا ہے۔ منظوری تو وہ نہیں دے سکتے وہ تو اللہ ہی دیتا ہے مگر درج کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اب یہ بطور (بیت الذکر) درج ہو چکی ہے۔

یہ وجہ تھی کہ ان کی خواہش تھی کہ اس موقع پر میں جا کر اس نئی صورت حال میں از سرِ نو افتتاح کرتا۔ پہلے جو افتتاح تھا وہ ایک (بیت الذکر) کی عارضی جگہ کا ہوا تھا اب بحیثیت (بیت الذکر) اس کا افتتاح ہونا تھا۔ وہی وجوہات مانع ہوئیں جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور میں وہاں خود حاضر نہیں ہو سکا لیکن ان کی یہ خواہش ہے کہ میں ان کا بھی تذکرہ کر دوں' ان کی جماعت کا بھی' ان کی کوششوں کا بھی تاکہ سب دنیا کی جماعتوں میں دعا کی تحریک ہو۔

جو جماعت کی نئی انتظامیہ ہے انہوں نے جو غیر معمولی کوشش شروع کی ہے اس کے نتیجے میں بہت سے مستقل مفید کاموں کا اجراء ہو چکا ہے اور میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں کہ فرانس ایم ٹی اے کے سٹوڈیو کا بھی آج ہی افتتاح ہو رہا ہے۔ **جماعت فرانس میں ایک بیداری کی جو لہر ہے اس سے (دعوت الی اللہ) اور مالی قربانی کے میدان میں بہت آگے بڑھے ہیں۔ بچوں کی تعلیمی تربیتی اور قرآن کلاسز کے علاوہ نومبایعین کی کلاس اور داعیان الی اللہ کے اجلاسات کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا ہے۔ نیز لائبریریوں میں جماعتی کتب اور قرآن کریم کے نسخے رکھوانے کی کارروائی بھی ہو رہی ہے۔** اس جلسے میں جو فرانس کے باشندے ہیں ان میں سے وہ لوگ جن کی مختلف قومیتیں ہیں اور مجھے تعجب ہوا یہ معلوم کر کے کہ فرانس میں مختلف قومیتوں کے جو لوگ آباد ہو چکے ہیں ان کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔

بہت سے پرانی فرانسیسی نو آبادیات سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور بہت سے دوسری وجوہات سے یہاں آ کر بس جانے والے البانیہ وغیرہ کے لوگ ہیں' بوسنیا کے بھی ہیں۔ غرضیکہ مختلف یورپ کی اور افریقہ کی نمائندہ قومیں یہاں آباد ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر چونکہ میری شمولیت کی توقع تھی انہوں نے پچاس سے زائد قوموں سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت مہمانوں کو شرکت کی دعوت دی تھی اور ان کی توقع ہے کہ وہ سارے شامل ہو گئے ہوں گے تو جتنے بھی شامل ہو سکے ہیں یہ ان کے نصیب۔ بہرحال ان سب کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان فرمائے آج جو مہمان کے طور پر شامل ہو رہے ہیں کل وہ میزبان کے طور پر بھی شامل ہوں۔

**اب میں اسی مضمون کا آغاز کرتا ہوں جسے نامکمل چھوڑ دیا گیا تھا۔ حیا کا مضمون چل رہا ہے۔** سب سے پہلی حدیث جو اس ضمن میں میں نے اختیار کی ہے وہ موطا امام مالک کتاب الجامع سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ہر دین کا ایک خاص خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔ تو ثابت ہو رہا ہے کہ اور کسی دین میں حیا کو بطور خُلق کے استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو سمجھنے کے لائق ہے۔ اور غیر دینوں سے تبادلہ خیالات کے وقت (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کو یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے' ان کے بہت کام کا نکتہ ہے۔ کیونکہ **حیا تمام نیکیوں کی جان ہے اور تمام بداخلاقیوں کی دشمن ہے۔**

اگر حیا عیسائیت کی بھی جان ہوتی اور یہی اس کا مرکزی نکتہ ہوتا تو آج عیسائی ملکوں میں جو فسادات پھیلے ہوئے ہیں جو خرابیاں برپا ہیں وہ کبھی دکھائی نہ دیتیں۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان ملکوں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے مگر اس لئے ہو رہا ہے کہ حیا چھوڑنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ حیا دین کا حصہ ہے اگر دین والوں کو حیا نہ رہے تو ان کے اخلاق اور ایمان کی حفاظت تو حیا نہیں کر سکتی۔ (..........)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سنن الترمذی سے لی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اب وہاں سے 'کا لفظ بھی نہیں ایمان جنت 'میں' ہے ترجمہ کرنے والے اس کا ترجمہ کرتے وقت اس کے معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی طرف سے یہ لگا لیتے ہیں کہ ایمان والا جنت میں جائے گا۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ کے فصیح و بلیغ کلام میں یہ ذکر نہیں ہے ورنہ کہہ سکتے تھے کہ ہر مومن جنت میں جائے گا اور یہ بات تو عام پھیلی پڑی ہے ہر جگہ۔

بہت ہی لطیف کلام ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار کہ بذاء یعنی فحش گوئی یہ بدخلقی میں سے ہے اور بدخلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ یہ نہیں فرمایا بدخلقی کرنے والا او الجفاء فی النار اور بدخلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ بہت ہی فصیح و بلیغ کلام ہے جس سے بہت مطالب پھوٹتے ہیں۔ تو بار بار اسی حدیث کے حوالے سے اس کے مطالب کی بحث اگر شروع کی تو بعض لوگوں کے لئے شاید سمجھنے میں دقت پیدا ہو میں نے اس کا ترجمہ جو بعینہ ترجمہ بنتا ہے وہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

ایمان جنت میں ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ دراصل ایمان کا ایک مرکزی معنی یہ ہے طمانیۃ الفنس وزوال الخوف طمانیت نفس اور زوال خوف اور یہی معنے حضرت امام راغب نے اور بعض اور کتب میں بیان کئے ہیں جو عربی لغت کی کتابوں میں بہت نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت امام راغب اور ان دونوں لغات کا اتفاق اس بات پر یہ بتا رہا ہے کہ یہ معنیٰ اصل ہے۔ یعنی مرکزی معنیٰ یہی ہے باقی سارے معانی اس سے پھوٹتے ہیں۔ تو اس لئے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ کن معنوں میں جنت میں ہے۔ اس لئے کہ پوری طمانیت ہی حیا سے ملتی ہے اور پوری طمانیت ہی ایمان سے ملتی ہے اور اصل طمانیت جس میں زوال الخوف بھی شامل ہو کوئی خوف کا شائبہ تک باقی نہ رہے وہ امن کی حالت' وہ طمانیت کی حالت حیا سے ملتی ہے اور جیسا کہ میں آگے تفصیل بیان کروں گا حیا ہی کے سارے شعبے ہیں جو ساری زندگی پر چھائے ہوئے ہیں **اور سچی طمانیت حیا سے نصیب ہوتی ہے۔**

اور ایمان کا یہ معنیٰ کہ ایمان جنت میں ہے طمانیت نصیب کرتا ہے اور زوال الخوف ہے۔ یہ معنے حضرت ابراہیمؑ کے پیش نظر تھے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ سوال کیا کہ کہ مجھے بتا کہ مردے کیسے زندہ کئے جاتے ہیں جواباً دیکھیں اللہ نے یہی فرمایا اولم تؤمن تو ایمان نہیں لایا۔ اللہ جانتا تھا کہ حضرت ابراہیم ایمان لے آئے ہیں مگر حضرت ابراہیم کی فراست کا ایک گویا امتحان تھا کہ دیکھیں کن معنوں میں یہ کہہ رہا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا' بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی ایمان تو لایا ہوں مگر ایمان کا یہ پہلو بھی تو پیش نظر ہے کہ وہ طمانیت بخشتا ہے۔ تو میں ایمان کے گہرے معانی پر نظر رکھتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں تاکہ تو یہ خیال نہ کرے میرے متعلق اے خدا' یہ گمان نہ کرے کہ میں ایمان نہیں لاتا اس لئے پوچھ رہا ہوں اس لئے کہ ایمان کے تمام شعبوں پر حاوی ہو جاؤں۔ اس کی جان طمانیت

ہے 'کوئی بھی خلش دل میں باقی نہ رہے۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ جواب ہی بہت عظیم الشان ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا میں حدیثوں کے ذکر کے بعد پھر ان حدیثوں کے خلاصے کے طور پر اس حیا کے مضمون کو اس خطبے میں مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

ایک اور حدیث بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سرزنش کر رہا تھا۔ تم حیادار ہو بہت زیادہ' ہر کام سے پیچھے رہ جاتے ہو' اس قسم کی کچھ باتیں ہوں گی۔ مگر حیا کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ پیچھے رہ جائے کوئی شخص' مگر چونکہ وہ حیا کے خلاف سرزنش کر رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے اگر تم حیا کے خلاف کوئی بات کرو گے تو ہو سکتا ہے اس کا ذہن بدک جائے اور پھر رفتہ رفتہ بے حیائی کی طرف مائل ہو یعنی اس کا ایمان جاتا رہے۔

پھر ایک روایت ہے اور اسی روایت کے مختلف پہلوؤں کو میں اب باقی خطبے میں کھول کر بیان کروں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا فحش جس چیز میں بھی ہو اس کو بدصورت کر دیتا ہے۔ اب فحش کے متعلق پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ بے حیائی کی تعریف ہی رسول اللہ ﷺ نے فحش فرمائی ہے۔ فحش کلامی' فحش سے نہ شرمانا' یہ بے حیائی کی جان ہے اور اسی سے سارے معاشرے تباہ ہوتے ہیں۔ تو فرمایا کہ فحش جس چیز میں بھی ہو اس کو بدصورت کر دیتا ہے اور حیا جس چیز میں ہو اس کو مزین اور خوبصورت بنا دیتی ہے۔ یہ وہ مرکزی پہلو ہے حیا کی خوبیوں کا جس کے متعلق میں چند نکات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

حیا اور زینت کا جہاں تک گہرا تعلق ہے یہ سب دنیا کے ادب میں ملتا ہے جہاں تک میں نے مختلف دنیا کی بڑی بڑی زبانوں کے ادب کا مطالعہ کیا ہے ان کی شاعری پر نظر ڈالی ہے اگرچہ تھوڑی نظر ڈال سکا ہوں لازماً اتنا وقت تو مل ہی نہیں سکتا مگر یہ بات میں نے دیکھی ہے کہ سب دنیا کی قوموں نے حیا کی تعریف حسن کے ساتھ ملا کے کی ہے۔ اپنے محبوبوں کو سارے ہی حیادار بتاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ حیا سے ان کا حسن بڑھتا ہے۔ کبھی دنیا کے کسی ادب میں' کسی شاعری میں آپ بے حیائی کی تعریف نہیں سنیں گے۔ یہ نہیں سنیں گے کہ بے حیائی سے میرا محبوب زیادہ خوبصورت ہو گیا۔ یہ مضمون ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بنیادی طور پر بیان فرمایا ہے **حیا زینت بخشتی ہے اور بے حیائی زینت لے جاتی ہے' دور کر دیتی ہے۔**

اس سلسلے میں دیکھیں غالب بھی تو یہی کہتا ہے کہ جب حیا بھی اس کو آئے ہے تو شرما جائے ہے۔ "غیر کو یارب وہ کیونکر منع گستاخی کرے گر حیا بھی اس کو آئے ہے تو شرما جائے ہے" بعض دفعہ اپنی حیا سے بھی آدمی شرما جاتا ہے اور یہ اپنی حیا سے شرما جانا یہ وہ مضمون ہے جو اس حدیث کے بنیادی مضمون میں داخل ہے۔ الحیاء خیر کلہ تمام تر بہتر ہے اور جو حیا سے شرماتا ہے اس کے اندر ایک نیا حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ اب دیکھیں حیا نہ ہو تو چہرے کے نقوش کیسے بھی خوبصورت ہوں ان میں حسن باقی نہیں رہتا۔ اس کی مثالیں آپ دیکھ سکتے ہیں کئی طریقے سے۔

سب سے پہلے تو رشوت خور کا چہرہ آپ نے دیکھا ہو گا بددیانتی سے مال کمانے والے کا چہرہ دیکھا ہو گا۔ ظلم کرنے والے کا چہرہ دیکھا ہو گا' لوگوں کے حقوق غصب کرنے والے کا چہرہ دیکھا ہو گا' اس کے نقوش بظاہر کیسے ہی متوازن کیوں نہ ہوں ان میں کوئی حسن باقی نہیں رہتا وہ بظاہر متوازن نقوش بھیانک ہو جاتے ہیں۔ اس پر نظر ڈالنے سے طبیعت میں کراہت محسوس ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کو میں حیا کیوں کہہ رہا ہوں اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے **جو حیا کی تعریف کا مرکزی نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا سے شرمائے اور خدا سے ان کاموں میں شرمائے جن کاموں میں وہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ دیکھ رہا ہو کہ میں یہ کر رہا ہوں ساری دیانت داری اور نیکوکاری کا راز اس بات میں ہے۔**

اب دیکھیں بچے بعض حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں' ماں باپ آ جائیں تو کیسے ٹھیک ٹھاک ہو کے بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ حیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ماں باپ ان حرکتوں کو پسند نہیں کریں گے اور وہ ماں باپ کی شرم رکھتے ہیں۔ تو ایک مومن جو جانتا ہے کہ خدا کی ہمیشہ اس پر نظر ہے وہ کیوں نہ حیا سے کام لے اور جب وہ اللہ کی حیا نہیں رکھتا تو پھر دنیا کی بھی حیا اٹھ جاتی ہے' کسی چیز کی حیا باقی نہیں رہتی۔ جن مغربی قوموں کا میں نے ذکر کیا تھا ان کی یہی مصیبت ہے' یہی وبال ہے ان کا کہ اللہ کی حیا اٹھ گئی ہے تو پھر رفتہ رفتہ دنیا کی حیا اٹھتی چلی جا رہی ہے ان کا جو نقاب اٹھ رہا ہے اس کی کوئی انتہا نہیں سوائے اس کے کہ اپنا سب کچھ گند باہر کر دیں اور پھر خود اس سے متنفر ہو کے بھاگیں۔

اور یہ دوسرا دور بھی کسی حد تک شروع ہو چکا ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ حیا کا بدی' فسق و فجور سے یہ تعلق ہے کہ **جب حیا نہ ہو تو بدی اور فسق و فجور نے لازماً ایسے دل پر قبضہ کر لینا ہے جو حیا سے خالی ہے۔** اب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ رشوت خور کا چہرہ آپ نے دیکھا ہے اور ایسا ہی بدکاروں کا' ظالموں کا چہرہ دیکھا ہوا ہے کتنا بھیانک چہرہ ہو جاتا ہے۔ کبھی بھی آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نقوش بڑے اچھے ہیں' اس کی آنکھیں خوبصورت ہیں' اس کا ناک متوازن ہے' اس کے ہونٹ' اس کے گال' اس کی گردن' اس کا جسم جتنا وہ بظاہر خوبصورت ہو گا اتنا ہی بھیانک اور بدصورت دکھائی دے گا۔ یہی حال فاحشہ عورتوں کا ہوا کرتا ہے۔ فاحشہ عورتوں کا جو ظاہری حسن ہے اس کے ظاہر کو جتنا چاہیں آپ متوازن قرار دے لیں ان کے چہرے سے جو ہولناک ایک کراہت پیدا ہوتی ہے ان کے چہرے پر نظر ڈالنے سے کوئی ظاہری حسن اس کراہت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ ان کی آنکھیں حیا سے خالی' ان کے چہرے کے آثار حیا سے خالی اور اس کے نتیجے میں حسن کو بے حیائی ایسا بگاڑ دیتی ہے کہ وہ بدزیب' بدصورتی بن جاتا ہے بعینہ یہی مرکزی تعریف آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے حیا زینت بخشتی ہے اور بے حیائی حسن کو اجاڑ دیتی ہے۔

اس پہلو کو مدنظر رکھ کے ایک ایسے شریف النفس انسان کا بھی تصور کریں خواہ وہ کوئی بھی ہو اگر وہ نیکوکار ہے اور ان معاملات میں جس میں اس پر اعتماد کیا گیا ہے دیانتداری سے کام لیتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ مومن ہی ہو کسی بھی دین سے تعلق رکھتا ہو یا بظاہر بے دین بھی ہو اس کو حیا اس تصور سے نہیں آتی کہ میں کیوں برا کام کروں۔ اس کے اندر سے ایک دیکھنے والا پیدا ہو جاتا ہے اور جس طرح مومن کو خدا دیکھ رہا ہوتا ہے اور اس سے حیا کرتا ہے ایسا شخص خود اپنے ضمیر سے حیا کرتا ہے اور حیا ضرور کرتا ہے اور دیکھیں اس کا چہرہ کیسا صاف ستھرا دکھائی دیتا ہے۔ ایسے افسروں سے آپ کو کئی دفعہ ملنے کا اتفاق ہوتا ہو گا ان کے چہرہ پر شرافت لکھی جاتی ہے ان کے چہرے میں ایک حسن دکھائی دیتا ہے جس کو آپ بیان نہ بھی کر سکیں بظاہر بدصورت بھی ہوں تو وہ کشش والے چہرے ہیں جو آپ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

تو حیا بدزیبی' بدصورتی کو بھی خوبصورت بنا دیتی ہے اور بے حیائی خوبصورتی کو بھی بدزیب بنا دیتی ہے' مکروہ بنا دیتی ہے۔ یہ ہیں آنحضرت ﷺ کے پر معارف کلمات' ایک چھوٹے سے کلمہ میں دیکھیں کتنے مضامین کو اکٹھا ایک مالا کی طرح پرو دیا ہے۔

**اب یہ جو حیا کا مضمون ہے اس کو جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔** ہمارے ہاں جس ماحول میں بچیاں پل رہی ہیں ان کو اگر ماں باپ صرف حیا پر قائم کر دیں تو سب کچھ کما لیا' کامیاب ہو گئے وہ کیونکہ جہاں بھی مجھے شکایت ملتی ہے دینی اصولوں کو نظرانداز کر کے بعض جرائم کا ارتکاب کرنے والی بچیاں ساری وہ ہیں جن کی آنکھیں حیا سے خالی ہوتی ہیں' جن کے دلوں میں حیا نے جھانکا نہیں ہوتا۔ حیا کرتی ہیں ماں باپ کی آنکھ سے کچھ عرصہ تک اور جب سوسائٹی میں باہر جاتی ہیں تو پھر کوئی آنکھ ان کو نہیں دیکھ رہی ان کے نزدیک گویا خدا ہے ہی نہیں۔ لیکن ماں باپ نے اگر بچپن ہی سے سچی حیا ان کے دل میں پیدا کی ہوتی اور اللہ کے حوالے سے حیا پیدا کی ہوتی تو ایسی بچیاں کبھی ضائع نہیں ہو سکتیں' ناممکن ہے۔ جہاں بھی جاتی ہیں اللہ ان کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اور خدا کے حاضر اور غائب ہونے کا ایک یہ بھی مضمون ہے جسے آپ کو

ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا **ایک مومن بعض دفعہ ایک بدی کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے اور بڑی سخت بدی ہوتی ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔** یہ کیا مطلب ہے کہ اس وقت نہیں رہا پھر ہو گیا۔ اصل میں مومن کی جو تعریف قرآن کریم نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یؤمنون بالغیب! اس لئے مومن نہیں رہتے کہ غیب یعنی اللہ کی ذات جو دکھائی نہیں دے رہی اس پر ایمان نہیں لاتے پورا۔ اس لئے فرمایا اس لمحے جب وہ بدی کا ارتکاب کر رہے ہوں وہ مومن نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ غیب تو ہے لیکن ایک ایسا غیب ہے جو دکھائی نہ دینے کے باوجود ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ جو بھی انسان بدی کرتا ہے جنب اللہ میں کرتا ہے اللہ کے پہلو میں کرتا ہے۔ اگر وہ غیب پر ایمان سچا رکھتا ہو تو سچے غیب پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ دکھائی نہ دینے کے باوجود وہ ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اور اس پہلو سے مومن غیب پر ایمان لائیں تو کسی بدی کا ارتکاب کر ہی نہیں سکتے۔ اس کے باوجود آنحضور ﷺ سے بہتر اور کون جانتا تھا کہ بہت بڑے بڑے نیک اور متقیوں سے بھی بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں اور توبہ کے بعد پھر بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں کیا وہ مومن نہیں ہوتے؟ فرمایا اس وقت مومن نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت خدا سے غائب ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی ایک غیب ہی کا مضمون ہے جیسے کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے اسی طرح وہ گویا خطرے سے آنکھیں بند کرتے ہیں اور جب خدا یاد آتا ہے یعنی آتا ہو گا۔ معضوں کو تو اس وقت لازم ہے کہ ان کے گناہ کی لذت میں خلل واقع ہو۔ ان کے گناہ کی لذت ہی خدا کو اپنے سے دور رکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور جب خدا قریب آ جائے اور وہ لذت جاتی رہے تو صاف ظاہر ہوا کہ یہ لذت ایک شیطانی فعل تھا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں تھا ورنہ اللہ قریب آتا' وہ دکھائی دے رہا ہوتا' محسوس ہوتا کہ خدا ہمارے قریب آ گیا ہے تو اس لذت میں اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ اب وہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں اگر ان کا دماغ اس طرف چلا جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے دیکھو کتنے مزے اڑاتے ہیں۔ ان کو اس سے تو کوئی غرض نہیں کہ دنیا دیکھ رہی ہے مگر جب یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے تو موجیں لینے لگتے ہیں کہ ہمارا دیکھنے والا موجود ہے۔

تو اللہ قریب آئے تو لطف دور نہیں جانا چاہئے' اللہ قریب آئے تو جو مزا خدا کا پیار امزا ہے اس میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود (۔) نے بارہا کھولا ہے یہ احساس کہ اللہ مجھے اس وقت دیکھ رہا ہے جب میں نیکی کر رہا ہوں اور دنیا سے چھپ کے کر رہا ہوں' اس احساس سے حضرت مسیح موعود (۔) کے بیان کے مطابق اتنی لذت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کو سنبھالا نہیں جا سکتا۔ یہی لذت ہے جو مزید عشق دل میں پیدا کرتی ہے۔ **تو آنحضرت ﷺ کی تعریفیں' جو چھوٹی چھوٹی تعریفیں آپؐ نے فرمائی ہوئی ہیں ان کو بنظر غائر دیکھیں' غور سے ڈوب کر ان کو دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایک ایک جملے میں ایک معانی کا سمندر اکٹھا کیا گیا ہے۔**

اب پاکباز مرد' صرف عورتوں کا سوال نہیں' پاکباز مرد کا چہرہ اور بدکار مرد کا چہرہ بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ ایک پاکباز مرد کے چہرے پر ایک ایسا معصومیت کا حسن ہوتا ہے کہ اس کو ایک بدکار آدمی کے تعلق میں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بدکار چہرے پہ خواہ وہ عورت کا نہیں مرد کا ہی ہو' اس کے چہرے پر ایسی نحوست طاری ہوتی ہے' اس کی آنکھیں حیا سے خالی' اس کا چہرہ ایسا جیسے اس کے حسن کی چمک چھین لی گئی ہو پیچھے ایک بھیانک سا وجود باقی رہ جاتا ہے۔ تو احمدی بچیوں کا ہی کام نہیں احمدی مردوں کا بھی تو کام ہے۔ ماں باپ کا یہ بھی تو فرض ہے کہ اپنے لڑکوں کے دل میں حیا پیدا کریں اور لڑکوں کے دل میں اگر پیدا ہو گی تو یہ جو مسئلہ ہے آپ کا کہ وہ ٹیلی ویژن چھپ کر ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ان کی مخرب الاخلاق ہیں یہ خطرہ خود بخود ٹل جائے گا۔

جتنا حیا بڑھتی رہے اللہ کے تصور سے' اتنا ہی مخرب الاخلاق تصویریں دیکھنے سے طبیعت متنفر ہوتی چلی جاتی ہے' گھبرا جاتی ہے۔ ایسی بے حیائیوں کو آپ دیکھتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان میں لذت آئے آپ کو دکھائی دیتا ہے کہ بھیانک بے نور چہرے ہیں ان کی لذتیں بھی شیطانی لذتیں ہیں ان میں کچھ بھی مزہ نہیں ہے اور یہ جو تربیت کا سلسلہ ہے یہ اسی طرح رفتہ رفتہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس جب ہم خواتین کی بات کرتے ہیں تو جو میرا مقصد ہے اس کو وہیں تک محدود نہ رکھیں۔ **میرے نزدیک احمدی خواتین ہوں یا احمدی مرد ہوں دونوں کا زیور حیا ہے۔** اور یہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔

بعض مرد سمجھتے ہیں کہ صرف عورت کو ہی حیا رکھنی چاہئے۔ جو بے حیا مرد ہوں ان کی عورتوں کی بھی حیا پھر زیادہ دیر تک مخفی نہیں رہا کرتی۔ رفتہ رفتہ وہ حیائیں بھی اٹھ جاتی ہیں۔ تو اگر آپ نے اپنے گھروں کو جنت بنانا ہے تو یاد رکھیں **اگر مرد حیادار ہو گا تو بیوی حیادار رہے گی اور وہ حیادار ہے اور مرد بے حیا ہے تو بعید نہیں کہ وہ علیحدگی کر کے بھاگ جائے وہاں سے' وہ برداشت ہی نہ کر سکے** کہ اس کے حیا پر روز حملے ہوتے ہوں اور رفتہ رفتہ اس کا دین تباہ ہو رہا ہو تو ایسی عورتیں ہیں جنہوں نے محض حیاداری کی وجہ سے طلاقیں لی ہیں اور یہ طلاق بالکل جائز ہے' بالکل درست ہے کافی وجہ ہے یہ کہ اس کی بناء پر قاضی طلاق کے حق میں فیصلہ دے۔

تو مومن اگر حیادار ہے تو اس کی بیوی بھی حیادار رہے گی۔ ہمارے لڑکے حیادار ہوں تو پھر لڑکیاں بھی حیادار ہوتی ہیں۔ جس گھر میں لڑکیاں دیکھتی ہیں کہ لڑکوں کو تو بے حیائی کی کھلی چھٹی ہے اور لڑکیوں پر ہی پابندی ہے تو بچیاں دل میں اس بات کو دبا لیتی ہیں' جب تک ان کو قانون اجازت نہ دے کہ بے شک ماں باپ کے سامنے آنکھیں اٹھاؤ اور بے حیائی کے ساتھ ان سے باتیں کرو اس وقت تک' جب تک قانون ان کی بے حیائی کی حفاظت نہیں کرتا وہ بظاہر حیادار دکھائی دے رہی ہوتی ہیں لیکن عجیب ماں باپ ہیں کہ ان کو پتہ ہے کہ بچے بے حیائی کی طرف مائل رہتے ہیں ان کا وہ بالکل خیال نہیں کرتے اور ان سے بے اعتنائی ہے' ان کی بے حیائیوں سے بے اعتنائی ہے جو آگے بچیوں کو بھی بے حیا بنا دیتی ہے۔

پس ہر احمدی گھر سے اس مضمون کے آخر پر میں اس توقع کا ذکر کرتا ہوں کہ اگر آپ غیب میں اللہ کی حیا رکھ لیں اور اس کے غیب ہوتے ہوئے بھی اس طرح نظر ڈالیں جیسے وہ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے تو یہ ایک رستہ ہے خدا سے حیا کا جو آپ کو لازماً اس جنت میں داخل کر دے گا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **ایمان جنت ہے' ایمان جنت میں بستا ہے۔ تمام طمانیت اسی سے ہے۔ ہر دکھ کا ازالہ اس بات میں ہے۔ تمام خطرات سے آپ کو یہ چیز بچائے گی آپ کا گھر وہ جنت بن جائے گا جس کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے کہ ایمان جنت میں ہے۔**

اس گھر میں جن کو وہ جنت دکھائی دے گی جس کا رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا میں تو یہ وعدہ پورا ہو جائے اور آخرت میں پورا نہ ہو۔ قد افلح المومنون **کامیاب ہو گئے وہ مومن جن کے گھر محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں جنت بن گئے۔** اور لازماً ان کو یقین رکھنا چاہئے ایک ذرہ بھی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگلی دنیا میں جو جنتیں نصیب ہوں گی اسی ایمان کے نتیجے میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو ان کے تصور میں آ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ تو آئندہ انشاء اللہ پھر دوسرے مضامین پر خطبوں کا آغاز ہو گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 دسمبر 98ء)

☆......☆......☆......☆


| قیمت | | روزنامہ |
|---|---|---|
| 2-50 روپے | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | الفضل<br>ربوہ |

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### منگل 16- فروری 1999ء

12-40 رات- جرمن سروس-
1-40 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 9-
2-15 رات- کوئز- روحانی خزائن-
3-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
4-05 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-35 رات- ڈاکو منٹری- کلاسک کار شو- یو- کے-
5-05 رات- تلاوت- درس حدیث- خبریں-
5-40 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 9-
6-20 صبح- لقاء مع العرب-
7-20 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال از ربوہ-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-25 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
9-55 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس حدیث- خبریں
12-00 دوپہر- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 9
12-25 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 15-8-97
1-45 دوپہر- روحانی خزائن- حقیقۃ الوحی-
2-20 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-25 سہ پہر- اردو کلاس-
4-30 شام- طبی معاملات- بچوں کی دیکھ بھال-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 شام- فرنچ زبان سیکھئے-
6-10 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-15 رات- بنگالی پروگرام-
8-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 16-2-99
9-20 رات- لقاء مع العرب-
10-25 رات- نارویجین پروگرام

### بدھ 17- فروری 1999ء

12-45 رات- جرمن سروس-
1-45 رات- چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
2-10 رات- چلڈرنز کارنر- واقفین نو
3-20 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 16-2-99
4-25 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
5-05 رات- تلاوت- تاریخ احمدیت-
5-45 رات- چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-05 صبح- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
7-40 صبح- اردو کلاس-
8-45 صبح- تقریر حافظ- ایم- احمد صاحب-
9-25 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
10-00 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس- 16-2-99
11-05 دوپہر- تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں
11-50 دوپہر- چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
12-15 دوپہر- سواحیلی پروگرام- خطبہ جمعہ 23-2-96
1-25 دوپہر- درس الحدیث- سواحیلی ترجمہ کے ساتھ-
1-50 دوپہر- ہماری کائنات-
2-25 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-20 سہ پہر- اردو کلاس-
4-25 شام- درثمین-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-35 شام- جرمن زبان سیکھئے-
6-10 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات- بنگالی سروس-
8-20 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 17-2-99
9-20 رات- لقاء مع العرب-
10-20 رات- پریس کا ریویو-
11-05 رات- تلاوت- تاریخ احمدیت-
11-30 رات- اردو کلاس-

### جمعرات 18- فروری 1999ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-35 رات- چلڈرنز کارنر- بیت بازی-
1-55 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ
2-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- شمارہ نمبر 10-
2-55 رات- ترجمۃ القرآن کلاس 17-2-99
4-00 رات- جرمن زبان سیکھئے-
5-05 رات- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-50 رات- چلڈرنز کارنر- بیت بازی-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
7-50 صبح- اردو کلاس-
9-05 صبح- جرمن زبان سیکھئے-
9-40 صبح- ترجمۃ القرآن- 99-2-17
11-05 دوپہر- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں
11-45 دوپہر- چلڈرنز کارنر- بیت بازی-
12-05 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ- 7-2-97
1-10 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
1-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- شمارہ نمبر 10-
2-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-15 سہ پہر- اردو کلاس-
4-20 شام- کوئز- تاریخ احمدیت-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 شام- عربی زبان سیکھئے-
5-55 شام- انڈونیشین پروگرام-
6-55 رات- بنگالی سروس مجلس سوال و جواب-
7-30 رات- بنگالی سروس-
8-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-20 رات- لقاء مع العرب-
10-25 رات- سویڈش سروس- مجلس سوال و جواب- 3-12-96
11-05 رات- تلاوت- درس ملفوظات-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

# اطلاعات و اعلانات

## سانحہ ارتحال

○ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان آف ڈیرہ غازی خان 10- فروری 1999ء بروز بدھ بقضائے الٰہی بعمر 93 سال رحلت فرما گئے۔

مرحوم نے عین جوانی میں تحقیق حق کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی تھی اور بطور سیکرٹری مال ملتان۔ بعد میں ناظم انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازی خان خدمات کی توفیق پائی۔ آپ بہت نیک راستباز تہجد گزار اور دعاگو بزرگ تھے۔

علمی ذوق رکھتے تھے۔ ملازمت کے بعد الفضل میں تربیتی مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا جو "مجموعہ تربیتی مضامین" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان میں آپ کی نماز جنازہ مکرم امیر صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور 11- فروری کو مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب مقامی نے ہی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے خاندان کو ان کی نیک روایات زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

○ مکرم حبیب اللہ انصاری صاحب جو کہ مکرم عبید اللہ انصاری صاحب قائد خدام الاحمدیہ جدہ کے چھوٹے بھائی تھے کار کے ایک حادثے میں وفات پا گئے ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب انسپکٹر تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے کا مورخہ 99-1-17 کو ساہیوال روڈ پر گھر آتے ہوئے حادثہ پیش آگیا۔ جس سے سر پر شدید چوٹ آئی اور دائیں ٹانگ کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ فضل عمر ہسپتال میں ٹانگ کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے اور سر کی چوٹ کا بھی آرام ہے۔ مورخہ 99-2-10 کو گھر آگیا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حافظ نصیر احمد صاحب قمر ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب معلم وقف جدید دارالنصر غربی ربوہ بعارضہ کینسر اور پھیپھڑوں میں پانی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

## عزیزہ سارہ احمد ملک کی شاندار کامیابی

○ عزیزہ سارہ احمد ملک نے F.Sc. Pre. Medical کے امتحان میں 951 نمبر حاصل کرکے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ و سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تمام طلبہ و طالبات (پری میڈیکل) میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اور ایک خصوصی تقریب میں صوبائی وزیر تعلیم نے لاہور بورڈ کی طرف سے عزیزہ کو گولڈ میڈل عطاء کیا۔

F.Sc کے نتائج کے اعلان کے بعد میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے ایک خصوصی Entry Test حکومت پنجاب کی زیر نگرانی لیا گیا۔ نتائج کمپیوٹر کی مدد سے مرتب کئے گئے۔ اس ٹیسٹ میں دس ہزار کے قریب ذہین ترین طالبات و طلبہ شریک ہوئے عزیزہ سارہ احمد ملک نے بفضلہ تعالیٰ پنجاب بھر کے دس ایجوکیشن بورڈز کے ان دس ہزار طلبہ و طالبات میں بھی 675/720 نمبر لے کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

عزیزہ سارہ احمد ملک، محترم پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد ملک آر کیٹیکٹ انجینئر اور محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ آف ماڈل ٹاؤن لاہور کی صاحبزادی اور مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ کی بھانجی ہیں۔

اس سے قبل بھی عزیزہ دوران تعلیم کئی علمی و ادبی، تقریری و تحریری مقابلہ جات میں جو انگریزی یا اردو میں جماعتی سطح یا کالج / سکول کی سطح پر ہوئے متعدد انعامات و ٹرافیاں حاصل کر چکی ہے علاوہ ازیں گزشتہ سال F.Sc پارٹ ا میں بھی ٹاپ کیا۔ اسی طرح سینئر کیمرج O' Level میں آٹھ اے گریڈ حاصل کئے تھے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ سب نمایاں کامیابیاں عزیزہ کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
**خان نیم پلیٹس**
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں
لاہور- فون: 5150862-844862

# خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 13- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
16- فروری- غروب آفتاب- 5-57
17- فروری- طلوع فجر- 5-23
17- فروری- طلوع آفتاب 6-47

## عالمی خبریں

### صدر کلنٹن بری ہوگئے

امریکی سینٹ میں صدر کلنٹن کے خلاف جاری مواخذے کی کارروائی ایک سال کے طویل عرصہ کے بعد آخر کار اختتام کو پہنچ گئی۔ سینٹ کے ارکان کی اکثریت نے صدر کو بے قصور قرار دے کر بری کر دیا۔ ان پر دو بڑے الزام تھے۔ پہلا الزام جھوٹ بولنے کا تھا اس پر رائے شماری ہوئی تو 45- ارکان نے صدر کو قصوروار جبکہ 55 نے بے قصور قرار دے دیا۔ دوسرا الزام انصاف کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کا تھا۔ اس پر 50- ارکان نے صدر کو قصوروار جبکہ 50- ارکان نے ہی بے قصور قرار دیا۔ واضح رہے کہ سینٹ میں صدر کے خلاف فیصلہ کے لئے دو تہائی اکثریت ضروری ہے۔

### نچلی ذات کے ہندوؤں کا قتل

بھارت کے مشرقی صوبہ بہار میں جس کی وزیر اعلیٰ مشہور بھارتی سیاستدان لالو پرشاد یادیو کی اہلیہ ہیں' نامعلوم افراد نے نچلی ذات کے گیارہ ہندوؤں کو اس وقت قتل کر دیا جب وہ لوگ گھر میں سو رہے تھے۔ یہ واقعہ دارالحکومت پٹنہ سے 90 کلومیٹر دور واقع گاؤں نرائن پور میں پیش آیا۔ یہ گاؤں ضلع جہان آباد میں واقع ہے۔ اس ضلع میں نچلی ذات کے ہندوؤں اور کمیونسٹ بلیک دہشت گردوں میں کئی بار تصادم ہو چکا ہے۔

### کوسووو مذاکرات

کوسووو کے بارے میں فرانس میں ہونے والے مذاکرات میں یورپی ثالث کوسووو کے متحارب فریقوں سربوں اور کوسووو لبریشن آرمی کے نمائندوں کو ایک میز پر بٹھا کر مذاکرات کرنے میں ناکام ہو گئے۔ فرانس اور برطانیہ نے سربوں کے رویہ پر تنقید کی ہے اور امن کے لئے فارمولا طے کر لیا ہے۔

### میکسیکو کا آتش فشاں

میکسیکو میں کولیما کے مقام پر آتش فشاں پھٹنے سے سینکڑوں افراد بے گھر ہو گئے۔ آتش فشاں سے بڑی مقدار میں لاوا نکل رہا ہے۔ آس پاس کی آبادیوں کے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔ یہ آتش فشاں پچھلے ماہ بھی پھٹ پڑا تھا۔

### حافظ الاسد پانچویں بار صدر

شام کے مرد آہن حافظ الاسد پانچویں مدت کے لئے بھی ملک کے صدر منتخب ہو گئے۔ اس بار بھی وہ صدارتی ریفرنڈم میں صدارت کے واحد امیدوار تھے۔ صدر اسد 29 سال سے برسر اقتدار ہیں۔

### ایران کے حالات

ایران کے حالات کے بارے میں ممتاز مذہبی اور سیاسی لیڈر آیت اللہ منتظری نے کہا ہے کہ ایران میں وہی کچھ ہو رہا ہے جو شاہ کے دور میں ہوتا تھا۔ موجودہ نظام ایران کے اسلامی انقلاب کے مقاصد پورے کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ آیت اللہ منتظری جن کو ایک وقت آیت اللہ خمینی کا جانشین کہا جاتا تھا کئی برسوں سے گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہے تھے اب انہوں نے کئی سال بعد زبان کھولی ہے۔

### روس کی ایٹمی صلاحیت

روس کی ایٹمی صلاحیت ناکارہ ہو کر رہ گئی ہے۔ ناقص مالی حالات کی وجہ سے ہوابازوں کو سال میں بمشکل چند گھنٹے پرواز کے لئے ملتے ہیں۔ جس کے باعث کسی اپریشن میں حصہ لینے کی صلاحیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایٹمی بحری جہاز ساحلوں سے بمشکل چل سکتے ہیں۔ ریڈار سیٹلائٹ اور میزائل سسٹم ناکارہ ہو جانے کے قریب ہے۔

## ملکی خبریں

### پاکستان اور بھارت کی پارلیمانی کانفرنس

پاکستان اور بھارت کے پارلیمانی نمائندوں کی پہلی غیر سرکاری کانفرنس اسلام آباد میں شروع ہو گئی ہے اس کا اہتمام انگریزی روزنامہ دی نیوز نے کیا ہے۔ بھارتی اراکین پارلیمنٹ نے کہا کہ تعلقات میں پیار کا رس گھولیں۔ پاکستانی نمائندگان نے کہا کہ پہلے مسئلہ کشمیر حل کریں۔ ایک بھارتی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ فرانس اور جرمنی کے تعلقات معمول پر آ سکتے ہیں تو ہمارے کیوں نہیں آ سکتے۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں اطراف کے پارلیمانی نمائندوں نے خطاب کیا۔

### بار کونسل رویہ بدلے

عدالت عظمیٰ نے پاکستان بار کونسل اور بار ایسوسی ایشنوں کے ارکان کو خبردار کیا ہے کہ وہ کراچی میں فوجی عدالتوں کے قیام کے خلاف عدالت کے روبرو زیر سماعت مقدمات پر رائے زنی کرنے یا ججوں کو دھمکیاں دینے سے باز رہے ورنہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے گزشتہ روز پاکستان بار کونسل کی طرف سے کی گئی پریس کانفرنس کا سخت نوٹس لیا جس میں زیر بحث مقدمہ پر رائے زنی کی گئی اور یہ عندیہ دیا گیا کہ گویا عدالت نے کوئی فیصلہ کر دیا ہے۔

### اخبارات احتیاط کریں

چیف جسٹس نے اخبارات کو محتاط طرز عمل اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے اور کہا ہے کہ عدالت کی آبزرویشن کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ گویا کوئی فیصلہ دیا جا رہا ہے۔ یہ ریمارکس فاضل وکلاء کے خیالات معلوم کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

### دہشت گرد گرفتار

سانحہ مظفر گڑھ کے مرکزی کردار اور کلور کوٹ اور شہر سلطان میں دہشت گردی پھیلانے والے ملزم کو جس کا تعلق لشکر جھنگوی سے ہے' کلور کوٹ میں گرفتار کر لیا گیا۔


8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فریج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- پنکھے- وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ۔ انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جیدھا بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7233204، 7353105

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| اکسیر اولادِ نرینہ کورس | حبوب مفید اٹھرا | عنبرین | لیکورین |
| معینِ حمل | زدجام عشق خاص | سونے چاندی کی گولیاں | شباب آور موتی |
| نواب شاہی گولیاں | تریاقِ جریان | جوہرِ حیات | سفوف تولیدی |
| شاہانی | قرص نور | اکسیرِ اطفال | بچوں کی جونڈی |
| رفیقِ اطفال | تریاقِ معدہ | تریاقِ دمہ | تریاقِ بواسیر |
| حبِ جدوار | حبِ ہمزاد | راحتِ جان | رفیقِ دماغ |

دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ و جنتری 1999ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
PHONES: (04524) 211434-212434 FAX: 534

کوٹھی برائے فروخت
انتہائی جدید تعمیر شدہ- تمام سہولتوں سے آراستہ کوٹھی مشتمل بر 4 بیڈ، 5 باتھ 2 ڈرائنگ ڈائننگ TV، امریکن کچن، سٹڈی روم، سٹور، کارنر پلاٹ رقبہ 1/2 2 کنال برلب پختہ سڑک بمع انکسی بر مشتمل 6 کمرے 2 باتھ سرگودھا چنیوٹ روڈ پر
رابطہ
051-282564
04524-212426

ہمارے ہاں حسبِ روم کولرز- گیزرز- کوکنگ رینج روم ہیٹرز- ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ
لاہور
5114822
5118096